س: قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کے اصول و شرائط پر تفصیلی بحث کریں؟

تعارف جہاد:

جہاد اسلامی تعلیمات کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ جو انصاف اور امن و سکون کے قیام کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کے اصول و شرائط واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس مقدس عمل میں انسانی حقوق، اخلاقیات اور عدل کی پاسداری کی جائے۔ اسلام جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ دفاع مقاصد اور ضروری حالات میں ہی جہاد کو جائز قرار دیتا ہے۔ ان اصولوں میں غیر اہل قتال کی حرمت، غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز، آگ میں جلانے کی ممانعت، بد عہدی کی ممانعت، اور بد نظمی و انتشار کی ممانعت شامل ہیں۔ یہ اصول اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ جہاد صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے اور ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے ہے۔ اور اس میں عدل و انصاف اور انسانی حقوق کا احترام لازمی ہے۔

1) اسلام جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا:

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے۔ اور جارحانہ حملے کی سخت ممانعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

وقاتلو فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدو ان اللہ لا یحب المعتدین۔

مفہوم:

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ البقرہ، 2:190)

۲: غیر اہل قتال کی حرمت: وہ لوگ جو لڑائی میں حصہ نہیں لیتے یا وہ جو حصہ لینے کے قابل نہیں ہوتے ان کی جانیں اور اموال محفوظ رہیں گے مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، بیمار، معذور وغیرہ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی فوج کو حکم دیا: بچوں، خواتین، بوڑھوں اور بیماروں کو قتل نہ کرو (صحیح بخاری)

۳: غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز: زمانہ جاہلیت میں عربوں کا ایک طریقہ تھا کہ وہ رات کے اندھیرے میں دشمن پر حملہ کرتے۔ آپ ﷺ نے اس طریقہ کی ممانعت کی دی۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ "آپ ﷺ جب کسی دشمن قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی، آپ ﷺ حملہ نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

۴: آگ میں جلانے کی ممانعت: زمانہ جاہلیت میں لڑائی کے بعد دشمن کی لاشوں کو آگ میں جلا دیا جاتا تھا۔ اور لوگ اپنے دشمنوں کو زندہ بھی جلا دیتے تھے۔ رسول اکرم ؐ نے اس سے منع کر دیا **حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔** کہ آپ ؐ نے فرمایا

"آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور کسی کا کام نہیں" (ابوداؤد، سنن، کتاب الجہاد)

۵: قتل صبر کی ممانعت: زمانہ جاہلیت میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ اپنے دشمن کو باندھ کر قتل کیا جاتا یا اسے تکلیفیں اور اذیتیں دے دے کر مارا جاتا تھا۔ آپ ؐ نے اس بات سے منع فرما دیا۔ **حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ سے روایت ہے:** "میں نے رسول ؐ سے یہ سنا ہے۔ کہ آپ ؐ نے صبر قتل سے منع فرمایا"

۶: لوٹ مار کی ممانعت: اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ جب دشمن سے صلح ہو جائے۔ یا شرائط طے پا جائیں۔ تو پھر ان کے مال کو نہیں لوٹا جا سکتا۔ اور نہ نقصان پہنچایا جا سکتا۔ ایک مرتبہ سفر جہاد میں مسلمانوں نے ایک شخص کی بکریاں لوٹ لیں۔ اور ان کو ذبح کر کے سالن تیار کرنے لگے جب آپ ؐ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ آپ ؐ اس عمل پر سخت ناراض ہوئے اور سالن کے برتن الٹ دیئے **اور فرمایا۔**

"لوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے۔" (ابوداؤد سنن، کتاب الجہاد)

CamScanner

7 ۔ تباہ کاری کی ممانعت: جب جہاد کی نیت سے اسلامی لشکر سفر کر رہا ہو۔ تو اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ کہ راستے میں کسی کی فصل کو نقصان نہ پہنچے، کسی بستی کو جلایا نہ جائے۔

خلفائے راشدین جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تھے۔ تو فوج کو یہ حکم دیتے تھے۔ کہ خبردار راستے میں فصلوں کو خراب نہ کرنا، بستیوں کو تباہ نہ کرنا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: "درختوں کو نہ کاٹو اور نہ ہی فصلوں کو برباد کرو"

8 ۔ مثلہ کی ممانعت: زمانہ جاہلیت میں دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی لاش کا مثلہ کیا جاتا تھا۔ یعنی اس کے اعضاء کو بری طرح کاٹا جاتا تھا۔ اس کی لاش کا حلیہ بگاڑ دیا جاتا تھا۔ رسول اکرمؐ نے لاش کا مثلہ کرنے کی ممانعت کر دی۔

حدیث میں ہے:

"رسول اکرمؐ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا"

9 ۔ قتل سفیر کی ممانعت: آپؐ نے سفیروں اور قاصدوں کو قتل کرنے کی ممانعت کی ہے۔ مسیلمہ کذاب کا قاصد جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر رسول اکرمؐ کے پاس مدینہ آیا۔ تو آپؐ نے فرمایا:

"اگر قاصدوں کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا" (ابو یوسف، کتاب الخراج)

۱۰۔ بد عہدی کی ممانعت:

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ دشمن سے بھی اگر کوئی عہد کیا جائے۔ تو اس کی پابندی کی جائے۔

رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث ہے:

"ہر عہد شکن کی بے ایمانی کا اعلان کرنے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا" **(مسلم)**

۱۱۔ بد نظمی و انتشار کی ممانعت: زمانہ جاہلیت میں ایک طریقہ یہ تھا۔ کہ لشکر جب لڑائی کے لیے روانہ ہوتا۔ تو راستے میں لوگوں کو مارا پیٹا جاتا۔ لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کی جاتی۔ رسول اکرم ﷺ نے اس طریقہ کی ممانعت کر دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ "جو کوئی منزل کو تنگ کرے گا یا راہ گیروں کو لوٹے گا اس کا جہاد نہیں ہوگا۔"

۱۲۔ عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے کی ممانعت:

اسلام میں دیگر عبادت گاہوں کو پہنچانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جنگ کے دوران بھی عبادت گاہوں کی حرمت کا حکم دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

"عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچاؤ"

3. [redacted] فتنہ و فساد کا خاتمہ:
جہاد کی ایک اہم وجہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق، جہاد کا مقصد معاشرت میں عدل و انصاف قائم کرنا اور ہر قسم کے فساد کو ختم کرنا ہے۔

"اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصتاً اللہ کے لیے ہو جائے" (سورۃ الانفال، 8:39)

4. دشمن کے ساتھ حسنِ سلوک: جہاد میں دشمن کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ [redacted] آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنے دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا اور جنگ کے اصولوں کی پابندی کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:
"دشمن کے ساتھ حسنِ سلوک کرو کیونکہ حسنِ سلوک تمہاری کامیابی کا باعث بنتا ہے"

خلاصہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کے اصول و شرائط میں عدل و انصاف اور اخلاقی حدود کی پابندی کو اولین اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام میں جہاد کو بنیادی طور پر دفاعی مقاصد کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، اور جارحانہ جنگ

کی سخت ممانعت ہے۔ ان اصول میں غیر اہلِ قتال
کو نقصان نہ پہنچانے، حملے کی غفلت سے بچنے، آگ
لگانے اور تباہی کی ممانعت اور قیدیوں کے حقوق
کی پاسداری شامل ہے۔ عبادت گاہوں کو نقصان نہ
پہنچانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جہاد کے دوران ان اصولوں
کی پابندی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کاروائیوں
کا مقصد انصاف، رحم اور زندگی کے احترام کی
عزت کے مطابق ہو۔

CamScanner